السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

غصے کی حالت میں ایک کام نہ کرنے کے سلسلہ میں 'میں نے طلاق کے ساتھ قسم کھالی اور پھر شدید ندامت ہوئی کیونکہ یہ کام تو میرے اور میرے بچوں کی گزر بسر کا ذریعہ ہے تو اس کے بارے میں حکم شریعت کیا ہے؟ جو شخص جنوں کا انکار کرے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا جنبی کے ساتھ نکاح جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ قسم چونکہ بہت شدید غصے کی حالت میں واقع ہوئی ہے اور بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مقصود اپنے آپ کو اس کام سے روکنا تھا اور قسم اٹھانے والے کا مقصد بیوی سے علیحدگی اختیار کرنا نہیں تھا۔ لہذا میری رائے میں اسے کفارہ قسم ادا کرنا چاہیئے اور یہ ہے دس مسکینوں کو درمیانہ درجے کا کھانا کھلانا جو یہ اپنے اہل و عیال کو کھلاتا ہے یا انہیں کپڑے دینا...

اسے یہ کام کرتے رہنا چاہیئے جس میں اس کیلیئے منفعت کیونکہ جو شخص کسی کام پر قسم کھالے اور پھر دیکھے کہ کوئی دوسرا کام اس سے بہتر ہے تو اسے چاہیئے کہ قسم کا کفارہ دے دے اور جو کام بہتر ہے' اسے کرلے۔

ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی طرح جنوں کو بھی اپنی عبادت کیلیئے پیدا فرمایا ہے اور انہیں فرشتوں اور شیطانوں کی طرح انسانوں کی آنکھوں سے اوجھل رکھا ہے جیسا کہ ارشاد تعالیٰ ہے :

إِنَّهُ يَرَىٰكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُۥ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ... ٢٧ ... سورة الاعراف

''وہ اور اس کا لشکر تم کو ایسی جگہ سے دیکھتے رہتے ہیں جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھ سکتے''۔

یہ جسموں کے بغیر ارواح ہیں جس طرح کہ موت کے بعد جسم سے خارج ہونے والی انسان روح ہوتی ہے۔ ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ شیطان انسانی جسم میں اس طرح گردش کرسکتا ہے جس طرح خون گردش کرتا ہے۔ اسی طرح جن بھی انسان کے جسم میں داخل ہوسکتے ہیں اور اس پر غلبہ حاصل کرسکتے ہیں لیکن یہ ثابت نہیں کہ کسی انسان نے کسی جن کے ساتھ یا کسی جن نے کسی عورت کے ساتھ شادی کی ہو۔ قارئین کرام کو اس موضوع پر امام بن تیمیہؒ کے رسالہ ''ایضاح الدلالة'' کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص521

محدث فتویٰ